اسلامی بنک کاری

سرمایہ کاری کے طریقے

زاہد حسین اعوان

دنیا کے مختلف حصوں میں غیر سودی بنکوں کا قیام ماہرین معاشیات کی توجہ کا مرکز ہے اور ان کی کارکردگی کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔ دنیا کے بعض بڑے بنک غیر سودی کاؤنٹر کھول رہے ہیں تاکہ ان افراد کا سرمایہ بھی حاصل کر سکیں جو سود سے بچنا چاہتے ہیں۔ ابھی تک بہت سے مسلمان ماہرین اور عام مسلمان بھی' غیر سودی بنک کاری کو رائج الوقت سودی نظام کا متبادل تسلیم نہیں کرتے اور یہ اندیشہ ظاہر کرتے ہیں کہ اسے اختیار کرنے سے معیشت کی پوری عمارت زمین بوس ہو سکتی ہے۔ بحث میں پڑے بغیر' نہایت سادہ الفاظ میں' اسلامی بنکوں کے طریق کار کی وضاحت کی جا رہی ہے تاکہ سرمایہ کاری کے ان طریقوں کا جائزہ پیش کیا جا سکے جو اسلامی بنک اپنے کاروبار میں استعمال کرتے ہیں۔

سرمایہ کاری کے آلات (Financial Instruments)

اسلامی بنک عموماً درج ذیل مدات میں سرمایہ کاری کرتے ہیں:

۱۔ مضاربہ ۲۔ مشارکہ ۳۔ مرابحہ ۴۔ اجارہ ۵۔ بیع سلم ۶۔ عقد استصناع

۱۔ **مضاربہ** : مضاربہ دو فریقین کے درمیان ایسا معاہدہ ہے کہ جس میں ایک شخص اپنا سرمایہ کسی دوسرے فریق کو کاروبار کے لیے دے کر' منافع میں حصہ دار بن سکتا ہے۔

رب المال (صاحب مال) اپنا سرمایہ جو نقدی' درہم و دینار یا کسی بھی کرنسی کی صورت میں ہو گا' مضارب (تجارت کرنے والے) کے حوالے کرے گا اور دونوں کے درمیان یہ طے پائے گا کہ سرمائے سے تجارت کے ذریعے حاصل شدہ منافع وہ کس نسبت سے آپس میں تقسیم کریں گے۔ اس لیے ضروری ہے کہ صاحب مال' مضارب (تجارت کرنے والے) کو کسی بھی طرح سے مجبور نہ کرے بلکہ اسے مال میں تجارت کرنے کا ہر قسم کا اختیار دے تاکہ وہ آسانی اور آزادی کے ساتھ اس مال سے تجارت کر سکے۔ البتہ ایسی کوئی

شرط جو دونوں کے مفاد میں ہو، لگائی جا سکتی ہے۔ تجارت میں خسارے کی صورت میں خسارہ اصل مال پر ہو گا الا یہ کہ یہ ثابت ہو جائے کہ یہ خسارہ مضارب کی کوتاہی کی وجہ سے ہوا ہے۔

اسلامی بنکوں میں بچت اور فکسڈ ڈیپازٹ کے حسابات اسی مد میں کھولے جاتے ہیں جہاں بنک، مضارب (تجارت کرنے والا) اور کھاتہ دار، رب المال (صاحب مال) ہوتا ہے۔

۲- **مشارکہ** (Partnership Financing): اسلامی سرمایہ کاری کی بہترین اور بہت اہم قسم، مشارکہ ہے۔ یہ دو پارٹیوں کے درمیان سرمایہ کاری کے لیے معاہدہ ہے جس میں دونوں (یعنی بنک اور دوسرا فریق جو کوئی فرد یا ادارہ ہو سکتا ہے) معاہدے کے مطابق سرمایہ لگاتے ہیں۔ اس سرمائے سے کاروبار کیا جاتا ہے جبکہ منافع کی تقسیم کی شرح آپس میں پہلے ہی طے کر لی جاتی ہے۔ کاروبار کو معاہدے کے مطابق چلانا، کسی ایک یا دونوں کی ذمہ داری ہوتی ہے۔

کاروبار سے حاصل شدہ منافع کو معاہدے کے مطابق طے شدہ نسبت سے آپس میں تقسیم کر دیا جاتا ہے البتہ نقصان کی صورت میں فریق اپنی equity یعنی سرمایہ کاری میں لگائے گئے سرمائے (راس المال) کی نسبت سے ذمہ دار ہوں گے۔ اسلامی بنکوں کی اس مد میں سرمایہ کاری کم ہے جس کی بنیادی وجہ بنک کے اپنے سرمائے کے بارے میں تحفظات ہیں۔ اس وقت بحیثیت مجموعی اسلامی ممالک میں (علاوہ سوڈان) اسلامی بنکوں کی سرپرستی کرنے والا کوئی بھی نہیں۔ نیز رائج الوقت قوانین بھی اس راہ میں ایک اہم رکاوٹ ہیں۔

۳- **مرابحہ**: کسی چیز کو اس کی پہلی قیمت کے مثل پر ربح (منافع) کی زیادتی کر کے فروخت کرنا، مرابحہ کہلاتا ہے، خواہ یہ زیادتی یا اضافہ مقدار معین میں ہو یا قیمت میں، لیکن نسبت کا تعین کر کے۔

یہ کاروبار کی وہ جائز صورت ہے جس میں اسلامی بنک سرمایہ کاری کرتے ہیں۔ بنک، تاجر کو مطلوب مال کسی دوسرے تاجر یا سپلائر سے خرید کر، اس کی قیمت خرید میں اپنا منافع شامل کر کے، فروخت کرتا ہے اور خریدار بنک کو اس مال کی قیمت کی ادائیگی اقساط میں یا یکمشت کرنے کا پابند ہوتا ہے۔ مرابحہ کی چند شرائط ہیں:

۱- خریدار کو قیمت خرید اور منافع کا علیحدہ علیحدہ علم ہونا۔
۲- سامان کے وصول کرنے کی جگہ اور شرائط کا تعین۔
۳- قیمت کی ادائیگی اور اس کے طریق کار کا تعین۔
۴- قیمت کی ادائیگی حال میں شرط نہ ہوگی بلکہ موخر کر کے ادا کرنا ممکن ہو گا۔

اسلامی بنک اپنی سرمایہ کاری کا بیشتر حصہ اسی مد میں لگاتے ہیں۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ یہ مختصر مدت کی سرمایہ کاری ہوتی ہے اور دوسری یہ کہ سرمایہ کاری کی دوسری قسموں کی بہ نسبت عام فہم اور تاجروں کے

لیے منافع بخش ہوتی ہے۔ آج کل بڑے بڑے تاجر جو بیرونی ممالک سے در آمدی کاروبار کرتے ہیں، اسلامی بنکوں کے توسط سے مال کی خریداری، اسی مد میں کرتے ہیں۔

یہاں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ کمرشل بنک (سودی بنک) بھی تو گاڑیاں اور دیگر تجارتی سامان خرید کر دیتے ہیں۔ آخر دونوں میں کیا فرق ہوا؟

دونوں میں بنیادی فرق یہ ہے کہ اسلامی بنک گاڑی فروخت کرتا ہے، اور اس طرح سے وہ بیع کا معاملہ کرتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حلال فرمایا ہے۔ مگر سودی بنک گاڑی کے لیے سود پر قرض مہیا کرتا ہے اور اس وقت تک گاڑی پر حق ملکیت رکھتا ہے جب تک آخری قسط ادا نہ کر دی جائے۔ اس کے مقابلے میں اسلامی بنک جو گاڑی فروخت کرتا ہے، اس کا خریدار اصل مالک ہی ہوتا ہے اور وہ جب چاہے اسے فروخت کر سکتا ہے۔

۴- **اجارہ** (Leasing): یہ بھی اسلامی سرمایہ کاری کی ایک اہم صورت ہے جس کے ذریعے اسلامی بنک سرمایہ کاری کرتے ہیں۔ یہ ایک ایسا معاہدہ ہے جس میں بنک کوئی خاص مشینری یا کوئی بھی دوسری چیز کسی دوسری پارٹی کو کرائے (Lease) پر دیتا ہے اور متعلقہ کمپنی یا ادارہ اس کا کرایہ (Rent) بنک کو ادا کرتا ہے۔ اجارہ کی مدت کا تعین پہلے سے کر لیا جاتا ہے۔ کرائے پر دیا جانے والا سامان وغیرہ بنک کی ملکیت میں ہوتا ہے۔

اس بات کو ایک مثال سے یوں واضح کیا جا سکتا ہے کہ ایک بنک اگر بحری جہاز خرید کر کسی شپنگ کمپنی کو مقررہ مدت کے لیے کرائے (Lease) پر دے دے اور متعین مدت تک اس کا کرایہ وصول کرتا رہے تو یہ معاہدہ "اجارہ" کہلائے گا۔ آج کل اسلامی ترقیاتی بنک نے ممبر ممالک کے ساتھ اس مد میں کافی سرمایہ کاری کی ہے۔ اسلامی ترقیاتی بنک نے ایک لیزنگ کمپنی کے قیام کا بھی فیصلہ کیا ہے۔ خود پاکستان میں بھی بہت سی لیزنگ کمپنیاں کام کر رہی ہیں۔

لیزنگ کی ایک اور قسم بھی ہے جس میں بنک کرائے پر دی گئی مشینری کو لیز کے اختتام پر، کرائے (Lease) پر حاصل کرنے والے شخص یا ادارے کو، طے شدہ قیمت پر، لیز کرتے وقت ہی فروخت کر دیتا ہے۔

۵- **بیع سلم**: یہ اسلامی سرمایہ کاری کی وہ قسم ہے جس میں دو فریقوں کے درمیان کسی چیز کی خرید و فروخت کا معاہدہ طے پانے پر قیمت کا تعین اور ادائیگی کر دی جاتی ہے۔ البتہ متعلقہ مال کی فراہمی کو موخر کیا جاتا ہے۔ معاہدے میں یہ بات بہرحال طے کر دی جاتی ہے کہ جنس کی فراہمی کا طریقہ کار کیا ہوگا اور مدت کا تعین بھی کر دیا جاتا ہے نیز جنس کی تفصیل بھی۔

۶- **عقد استصناع:** اسلامی سرمایہ کاری کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ کسی شخص یا ادارے کو اس کی ضرورت کے مطابق کوئی چیز بنا کر دی جائے، مثلاً گھر، فیکٹری یا کوئی بھی دوسری استعمال کی چیز۔ اس میں تیار کیے جانے والے مال کی قیمت یکمشت، اقساط میں یا کام کی تکمیل کے ساتھ ساتھ مرحلہ وار ادا کی جا سکتی ہے۔

حصول سرمایہ کے ذرائع

اسلامی بنک کے حصول سرمایہ کے ذرائع بھی وہی ہیں جو عام طور پر کسی کمرشل بنک (سودی بنک) کے ہوتے ہیں۔ اول، وہ سرمایہ جو بنک کے حصے داران فراہم کرتے ہیں۔ حصول سرمایہ کا دوسرا بڑا ذریعہ، عوام الناس کا فراہم کردہ وہ سرمایہ ہوتا ہے جو وہ بنک کے پاس مختلف حسابات میں برائے کاروبار جمع کرواتے ہیں۔ اسلامی بنک میں کھولے جانے والے حسابات کی تفصیل کچھ یوں ہے:

۱- **جاری کھاتہ جات (Current Accounts):** یہ حسابات عمومی طور پر کاروباری حضرات رکھتے ہیں اور اپنی ضرورت کے مطابق اس میں سے رقوم نکالی جاتی ہیں۔ اس قسم کے حسابات سے رقم نکالنے پر کوئی پابندی نہیں ہوتی۔ کھاتہ دار اپنی جمع شدہ رقم کا کوئی حصہ یا ساری رقم کسی بھی وقت بغیر کسی نوٹس کے نکال سکتا ہے۔ بنک کو یہ رقم تیار رکھنی پڑتی ہے اور اسی لیے اس پر کسی قسم کا منافع نہیں دیا جاتا۔ کھاتہ دار یہ رقم صرف امانتاً جمع کراتا ہے، کاروبار کی نیت سے نہیں۔

۲- **بچت کے کھاتہ جات (Saving Accounts):** یہ غیر میعادی حسابات ہوتے ہیں جو عموماً لوگ بنک میں رکھتے ہیں۔ اس مد میں، جیسا کہ نام سے ظاہر ہے، لوگ اپنی بچت کے لیے رقوم جمع کرواتے ہیں۔ یہ رقم یک مشت نہیں نکالی جاتی۔ بنک اس رقم کو استعمال میں لا سکتا ہے۔ اسلامی بنک اور کھاتہ دار کے درمیان حساب کھولتے وقت معاہدہ طے پاتا ہے کہ وہ منافع کی رقم آپس میں کس نسبت سے تقسیم کریں گے۔

بنک ان رقوم کو لمبی مدت کی سرمایہ کاری کے لیے استعمال نہیں کر سکتا کیونکہ کھاتہ دار رقم نکالنے کا مجاز ہوتا ہے۔ اس لیے اس قسم کے حسابات میں، منافع میں، بنک کا حصہ لمبی مدت (Fixed Term Deposits) کے حسابات کی نسبت زیادہ ہوتا ہے، مثلاً ان حسابات پر ملنے والے منافع میں کھاتہ دار اور بنک آدھے آدھے کے حصہ دار ہوں گے۔

۳- **لمبی مدت کے حسابات (Fixed Term Deposits):** یہ حسابات کی وہ قسم ہے جس میں کھاتہ دار اپنی رقم بنک میں لمبی مدت کے لیے جمع کرواتا ہے۔ اس مدت میں وہ رقم نکالنے کا مجاز نہیں ہوتا۔ بنک اس رقم سے طویل عرصے کے لیے سرمایہ کاری کر سکتا ہے۔ عموماً اس طرح کے حسابات ایک ماہ سے

لے کر پانچ سال کی مدت پر محیط ہوتے ہیں۔ "لمبی مدت کے حسابات" (Fixed Term Deposits) میں کھاتہ دار اور بنک کے درمیان تقسیم منافع کا معاہدہ اس طرح سے طے پاتا ہے کہ بنک کا حصہ، کھاتہ دار کے حصے سے مدت کے ساتھ ساتھ کم ہوتا چلا جاتا ہے۔

۴- **خاص حسابات** (Portfolio Accounts): آج کل اسلامی بنکوں میں اس قسم کے حسابات کافی مقبول ہو رہے ہیں۔ اسلامی بنک ایک خاص منصوبے (Project) کا تعین کرتا ہے۔ پھر اس منصوبے میں سرمایہ کاری کے لیے ایک پول (Pool) قائم کیا جاتا ہے جو افراد اس منصوبے میں سرمایہ کاری کے لیے اپنی رقوم لگاتے ہیں، وہ منصوبے کے مکمل ہونے پر منافع حاصل کرسکتے ہیں۔ اس کے برعکس "لمبی مدت کے حسابات" (Fixed Term Deposits) میں سرمایہ لگانے والے کھاتہ دار کو عموماً ہر چھ ماہ یا ایک سال تک انتظار کرنا پڑتا ہے۔ یہ واضح رہے کہ ان حسابات کے سلسلے میں بھی کھاتہ دار اور بنک کے درمیان حساب کھولتے وقت معاہدہ طے پائے گا کہ دونوں فریقوں میں منافع کس حساب سے تقسیم کیا جائے گا۔

اس تفصیل کے نتیجے میں یہ بات واضح ہو گئی کہ بنک کے حصول سرمایہ کے ذرائع کون کون سے ہیں اور وہ ان ذرائع سے حاصل شدہ سرمائے سے کیا کاروبار کرتے ہیں۔ یہ بات بھی واضح ہے کہ اسلامی بنک جن مدات میں بھی سرمایہ کاری کرتے ہیں، وہ ان کے بارے میں مکمل جانچ پڑتال اسی طرح کرتے ہیں جس طرح ایک کاروباری شخص اپنا سرمایہ لگانے سے پہلے متعلقہ کاروبار کے بارے میں مکمل معلومات اور دوسرے متعلقہ پہلوؤں پر غور کرتا ہے یا جس طرح کمرشل (سودی) بنک، سود پر قرض دینے سے قبل ممکنہ تحفظات کو مدنظر رکھتا ہے۔ اس کا مقصد عوام الناس کے لگائے گئے سرمائے کو ممکنہ تحفظ دینا اور منافع کے حصول کو امکانی حد تک یقینی بنانا ہوتا ہے۔

اسلامی بنک کاروبار کی مختلف قسموں (مضاربہ، مشارکہ، مرابحہ اجارہ، بیع سلم، عقد استصناع وغیرہ) سے سرمایہ حاصل کرنے کے علاوہ سرمائے کا ایک حصہ ان خدمات کے عوض بھی حاصل کرتا ہے جو بنک عمومی طور پر بجا لاتے ہیں، مثلاً رقوم کی ترسیل (TT, Demand Drafts وغیرہ) مختلف کرنسیوں کی خرید و فروخت اور دوسرے کمیشن (L/C 'Guarantee Commission) وغیرہ۔

تقسیم منافع کا اصول

اسلامی بنک کو ان ذرائع سے جو آمدن ہوتی ہے، اس آمدن میں ان کھاتہ داروں کا حصہ ہوتا ہے جنھوں نے اپنا سرمایہ بنک کے پاس اس معاہدے کے تحت رکھا ہوتا ہے کہ انھیں اس سرمائے سے حاصل شدہ منافع میں سے حصہ دیا جائے گا۔ چنانچہ منافع کی تقسیم کے لیے، سب سے پہلے بنک اپنی آمدن سے جملہ اخراجات اور وہ رقوم جو قانونی طور پر منافع میں سے منہا کرنی ضروری ہوتی ہیں، منہا کر دے گا۔ یاد رہے کہ بنک قانوناً

اس بات کا پابند ہے کہ ہر سال منافع میں سے کچھ رقم بطور زرِضمانت (reserve) مختص کرے، مثلاً legal reserve, bad debit reserve وغیرہ۔

اب بنک کے پاس جو اضافی رقم بچ جاتی ہے، وہ اصل منافع ہے جو بنک اور کھاتہ داروں کے درمیان پہلے سے طے شدہ معاہدے کے مطابق تقسیم کر دیا جائے گا۔

اسلامی بنک کی نمایاں خصوصیات

اسلامی بنک کے طریقہ کار کی وضاحت کے بعد ان نکات کا تذکرہ کیا جا رہا ہے جو اسلامی بنک اور سودی بنک کے درمیان فرق کو واضح کرتے ہیں:

۱- ایک سودی بنک اور اس کے کھاتہ دار کا تعلق، قرض لینے والا اور قرض دینے والا (Debtor/ Creditor) کا ہوتا ہے۔ سودی بنک میں جو شخص بھی بچت کا حساب (Saving Account) یا میعادی حساب (Fixed Deposit) کھولتا ہے، سودی بنک دراصل اپنے کھاتہ دار سے، مرکزی بنک کی طے کردہ شرح سود کے مطابق یا جہاں ایسا کوئی قانون لاگو نہ ہو، رائج الوقت شرح سود کے مطابق، سود پر رقم لیتا ہے۔ پھر اسی رقم کو زیادہ شرح سود پر مختلف افراد یا اداروں کو دیتا ہے، مثلاً کھاتہ دار سے دس فی صد شرح سود پر رقم لے گا تو ان افراد یا اداروں کو پندرہ فی صد شرح سود پر دے گا۔ سودی بنک اس بات کا پابند ہے کہ وہ اپنے کھاتہ دار (creditor) کو دس فی صد کے حساب سے سود کی رقم ادا کرے گا خواہ خود بنک کو اپنے دیے گئے قرض پر پندرہ فی صد سود تو درکنار اصل زر سے بھی ہاتھ دھونا پڑ جائیں۔

اس کے مقابلے میں اسلامی بنک میں، کھاتہ دار اور بنک کا تعلق، رب المال (صاحب مال) اور مضارب (کاروبار کرنے والا) کا ہوتا ہے۔ کھاتہ دار بنک کے پاس اس شرط پر حساب کھولتا ہے کہ وہ اس رقم سے سرمایہ کاری کرے گا اور حاصل شدہ نفع میں وہ ایک نسبت سے، جو ان کے درمیان پہلے سے طے پا جائے گی، شریک ہوں گے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ پاکستانی بنکوں میں نفع و نقصان (Profit & Loss) کے نام پر جو کھاتے کھولے جاتے ہیں وہ نام کی حد تک تو اسلامی ہیں مگر عملاً کام سودی نظام کے تحت ہی کرتے ہیں۔ کھاتہ داروں کی رقموں کو قرضوں پر دے کر، حاصل کردہ سود کو اپنے کھاتہ داروں میں تقسیم کرتے ہیں، جو کلیتاً حرام ہے۔

۲- سودی بنک قرض دینے سے پہلے ان تمام تحفظات کا تو باقاعدہ تجزیہ کرتا ہے، مثلاً رقم کی واپسی کے ذرائع، شرح سود، مدت وغیرہ لیکن اس بات سے اسے کوئی سروکار نہیں ہوتا کہ قرض کس مقصد کے لیے لیا جاتا ہے۔ اس قرض سے چینی کا کارخانہ لگایا جائے یا شراب کشید کرنے کا، سپر مارکیٹ بنائی جائے یا سینما ہاؤس، اسے صرف یہ غرض ہے کہ اصل زر مع سود واپس ملے۔ اس کے مقابلے میں، ایک اسلامی بنک کسی

بھی ایسے کاروبار کے لیے جو ناجائز ہو یا کسی ایسے منصوبے کے لیے جس سے بنی نوع انسان کو ضرر پہنچتا ہو، اصولی طور پر سرمایہ کاری نہ کرنے کا پابند ہے۔

۳- سودی بنک کی آمدنی کا اصل ذریعہ ان رقوم کا فرق ہے جو وہ سود کی مد میں قرضوں پر وصول کرتا ہے اور اپنے کھاتہ داروں کو ان کے حسابات پر ادا کرتا ہے (Income : Interest Received --- Interest Paid)- اس میں ایک قلیل حصہ ان خدمات کے بدلے میں حاصل کی گئی جائز آمدن کا بھی ہوتا ہے جو عموماً بنک اپنے کھاتہ داروں یا عوام کو مہیا کرتے ہیں لیکن اصل ذریعہ آمدن، سود ہی ہے۔

اسلامی بنک کے آمدن کے ذرائع وہ کاروبار ہیں جن کی شریعت اجازت دیتی ہے، جن میں کسی کا حق نہیں مارا جاتا، جن کی آمدن حلال اور طیب ہوتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اسلامی بنک مختلف حیثیتوں میں کام کرتے ہیں، مثلاً کبھی گھر بناتے ہیں اور زراعت اور صنعت و حرفت میں براہ راست شریک ہوتے ہیں یا کبھی ان شعبہ جات میں سرمایہ کی فراہمی کا کام سرانجام دیتے ہیں جبکہ سودی بنک خواہ انڈسٹریل ہو، ایگریکلچرل یا ہاؤسنگ، ہر صورت میں متعین شرح سود پر ہی سرمایہ فراہم کرتے ہیں۔

چند خدشات کا تذکرہ

آخر میں، ان شبہات و خدشات کا ذکر کرنا بھی مفید ہو گا جن کا اظہار اسلامی بنکوں کے بارے میں، مکمل معلومات نہ ہونے کی وجہ سے، اسلامی بنکوں کے ناقدین کی جانب سے عموماً کیا جاتا ہے۔

مثال کے طور پر، ایک سودی بنک جب گھر یا گاڑی کے لیے قرض دیتا ہے تو اس رقم پر وہ سود وصول کرتا ہے۔ اسی طرح ایک اسلامی بنک گاڑی، گھر یا کسی اور چیز کی فروخت کے سلسلے میں، جب قیمت فروخت کا تعین کرتا ہے تو اس میں اس کے منافع کی رقم بھی شامل ہوتی ہے۔ اسلامی بنک کاری کے ناقدین، قیمت فروخت میں منافع کی اس رقم کو اس سود کے مساوی قرار دیتے ہیں جو سودی بنک مطلوبہ قرض فراہم کرنے کے سلسلے میں عائد کرتا ہے حالانکہ پہلی صورت ایک بیع کا معاملہ ہے جہاں اجناس کا تبادلہ مخصوص شرائط (مرابحہ کی شرائط جن کا ذکر گذشتہ صفحات میں کیا گیا ہے) کے تحت کسی استحصال کے بغیر منصفانہ طریق پر ہوتا ہے۔ جبکہ دوسری صورت میں قرض پر سود لیا جاتا ہے جو سراسر استحصال اور ایک ظالمانہ اقدام ہے۔ پہلی صورت کو اللہ تعالیٰ نے حلال اور دوسری کو حرام قرار دیا ہے۔

ایک اور سوال جو ان ممالک میں جہاں سودی بنک اور اسلامی بنک کام کرتے ہیں، عام طور پر اٹھایا جاتا ہے، وہ یہ ہے کہ اسلامی بنکوں کا اپنے کھاتہ داروں کو دیے جانے والے منافع کی شرح عموماً سودی بنکوں کی شرح سود سے کم یا قریب تر ہوتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلامی بنک جہاں جہاں کام کر رہے ہیں، وہیں

سودی بنک بھی سود پر قرض دینے کے لیے تیار کھڑے ہیں۔ اب اگر اسلامی بنک چیزوں کی فروخت کے سلسلے میں' مرابحہ کے تحت قیمت فروخت وہ رکھیں جو سودی بنک کی عائد کردہ سود کی شرح سے بہت زیادہ ہو تو عام کاروباری آدمی کو مجبور تو نہیں کیا جا سکتا کہ وہ ضرور اسلامی بنک سے ہی معاملہ کرے۔ حالانکہ اس کے پاس اختیار (option) ہے کہ وہ سودی بنک سے معاملہ کرے یا اسلامی بنک سے الا یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ سے جنگ سے خوفزدہ ہو۔ اسی لیے اسلامی بنکوں کا دیا گیا منافع کبھی کبھار اس شرح کے لگ بھگ ہوتا ہے۔

اسلامی بنک کاری آج ایک حقیقت بن چکی ہے اور تخیل کی دنیا سے نکل کر عملی طور پر اپنا وجود تسلیم کروا رہی ہے۔ غیرسودی بنک کاری کی طلب تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ اس وقت دنیا کے تیس ممالک میں تقریباً دو سو اسلامی بنک کام کر رہے ہیں جن کے ڈیپازٹ کی مالیت ۸۰ ملین ڈالر سے زائد ہے۔ ۲۱ ویں صدی میں اسلامی بنک کاری کے لیے روشن امکانات ہیں۔ تاہم اسلامی بنکوں کو مسابقت کی اس دوڑ میں' عالمی سطح پر سود پر مبنی معاشی نظام کی وجہ سے عملی دشواریوں کا سامنا ہے۔ اسلامی بنک کاری کے ثمرات سے صحیح معنوں میں استفادہ اسی وقت ممکن ہے جب عالمی معیشت مکمل اسلامی نظام کی آئینہ دار ہو' جہاں فرد کا رویہ اسلامی تعلیمات کے مطابق ہو اور اسلامی اقدار کے مطابق سماجی و معاشی تبدیلیاں لائی جائیں۔ اس مقصد کے حصول کے لیے مسلمانانِ عالم کو منظم ہو کر ایک ہمہ گیر تحریک برپا کرنا ہوگی جس کے ذریعے ہی حقیقی تبدیلی لانا ممکن ہے۔

تعمیر سیرت سیٹ

ہر کارکن کی ضرورت

منشورات نے اکیس مختلف کتابچے خصوصی بکس میں پیش کیے ہیں۔اس کی نوعیت اسٹڈی سرکل کے نصاب کی ہے۔انفرادی مطالعے کے لیے بھی مفید ہیں۔ تحریک اور برادر تنظیمیں ہر کارکن تک پہنچائیں۔

۷۵ روپے کی ۲۱ کتابیں (۶۰۰ صفحات) صرف ۵۵ روپے میں

اس سے ارزاں کا تصور نہیں کر سکتے

ملنے کا پتہ :

۱- منشورات 'منصورہ' ملتان روڈ' لاہور- '54570' فیکس : 7832194 - 042

۲- ڈیسنٹ بک پوائنٹ' A-57/5 ' گلشن اقبال' کراچی 75300 فون : 4967661 -021

۳- بک ٹریڈرز ' جناح سپر مارکیٹ' اسلام آباد